Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

از عدالتِ عظمیٰ

پارس رام

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ

تاریخ فیصلہ: 20 اکتوبر، 1992

[جے ایس ورما اور ایس پی بھروچا، جسٹس صاحبان]

دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987:

دفعات 5،12-آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت جرم-نامزد عدالت کے ذریعہ ٹی ڈی اے ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت سزا- قانونی حیثیت-سزا-کی ترمیم۔

آرمز ایکٹ، 1959:

دفعہ 25(1B)(a)-کے تحت جرم-ٹی ڈی اے ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت نامزد عدالت کے ذریعے سزا-کی قانونی حیثیت-سزا-کی ترمیم۔

قوانین کی تشریح-دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987-دفعہ 5-"اسلحہ اور گولہ بارود"-تعمیر۔

7.4.1988 پر، پولیس نے اپیل کنندہ کو شک کی بنا پر جی ٹی روڈ پر گرفتار کیا، اور اس کے پاس لائسنس یا اجازت نامے کے بغیر 12 بور کی دیسی ساختہ پستول پائی گئی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری جاری کی۔

جوڈیشل مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس نے حکم دیا کہ اس معاملے کی سماعت دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت نامزد عدالت کے ذریعے کی جانی

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

چاہیے۔ مقدمہ ایڈیشنل جج، نامزد عدالت کو ٹرائل کے لیے منتقل کر دیا گیا، جس میں اپیل کنندہ پر T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت قابل سزا جرم کا الزام لگایا گیا۔اپیل کنندہ نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔

نامزد جج نے پایا کہ استغاثہ نے جرم کو اپیل کنندہ کے پاس معقول شک سے بالاتر گھر لایا تھااور اپیل کنندہ کوT.A.D.A ایکٹ کی دفعہ 5 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھااور اسے پانچ سال کی قید بامشقت اور200 روپے جرمانہ ادا کرنے یا غلطی پر مزید تین ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی تھی۔

نامزد عدالت کے فیصلے اور حکم کے خلاف، موجودہ اپیل دائر کی گئی تھی۔

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ استغاثہ خود اس کے خلاف کیس کو فرد جرم عائد کرنے اور ایکٹ 1987 کے تحت آگے بڑھنے کے لیے موزوں کیس نہیں سمجھتااور اس لیے اس کے تحت مقدمہ چلانا اور مجرم قرار دینا مناسب نہیں ہے۔ کہ ایک دیسی ساختہ پستول آرمز قواعد، 1962 کے شیڈول I کے زمرہ III (a) کے دائرے سے باہر ہے۔ کہ T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 صرف اس وقت لاگو ہوتی ہے جب کسی شخص کے پاس "اسلحہ اور گولہ بارود" ہوتا ہے اورT.A.D.A ایکٹ کی دفعہ 5 کی توضیعات اپیل گزار پر لاگو نہیں ہوتی ہیں۔

مدعاعلیہ ریاست نے پیش کیا کہ استغاثہ نے اس کیس کوT.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف فرد جرم عائد کرنے اور کارروائی کرنے کے لیے موزوں مقدمہ سمجھا تھا اور مجسٹریٹ سے درخواست کی تھی کہ وہ مقدمہ کو مقدمے کی سماعت کے لیے نامزد عدالت میں منتقل کرے۔

سزا میں ترمیم کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: T.A.D.A.1.1 ایکٹ، 1987 کی دفعہ 12 نامزد عدالت کو کسی دوسرے قانون کے تحت کسی شخص کو مجرم قرار دینے کا اختیار دیتی ہے اگر وہ اس ایکٹ کے تحت مقدمے کی سماعت کے دوران اس کا مجرم پایا جاتا ہے اور اسے مناسب سزا دی جا سکتی ہے۔

جلو بابنام ریاست ہریانہ، [1989] ایس سی سی ضمنی II 197، کا اطلاق ہوتا ہے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1.02. جلوبا کے معاملے میں فیصلے کے اختیار پر، اپیل کنندہ پر نامزد عدالت نے T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی توضیعات کے تحت صحیح طریقے سے مقدمہ چلایا۔

1.03. یہ کہ جس ثبوت پر انحصار کیا گیا وہ دو پولیس اہلکاروں کا تھا، حقیقت میں اس کی ساکھ کے بارے میں شک کو جنم نہیں دیتا ہے۔ شواہد کی جانچ پڑتال پر نامزد عدالت کے اس نتیجے پر سوال اٹھانے کی کوئی وجہ نہیں ملی کہ اپیل کنندہ مجرم تھا۔

1.04. اپیل کنندہ، آرمز ایکٹ کی دفعہ 25(1B)(a) کے تحت کسی جرم کا مجرم ہونے کی وجہ سے، ایک مدت کے لیے قید کی سزا کے قابل ہے جو ایک سال سے کم نہیں ہو گی لیکن جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی جوابدہ ہے۔ مقدمے کے حالات میں اپیل کنندہ کو ایک سال کی مدت کے لیے قید بامشقت اور 200 روپے جرمانہ ادا کرنا ہو گا۔

2.01. دہشت گردی اور تخریبی سر گرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 میں "اسلحہ اور گولہ بارود" کے الفاظ کو مل کر پڑھا جانا چاہیے۔ یہ محض درست گرائمر کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ایکٹ کے مقصد کو بھی کم کرتا ہے۔ [60-2.02]. ایک شخص جس کے پاس آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود دونوں ہیں وہ دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سر گرمیوں کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن وہ نہیں جس کے پاس آتشیں اسلحہ ہو لیکن اس کے لیے گولہ بارود نہ ہو یا اس کے برعکس۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 341، سال 1990۔

سیشن مقدمہ نمبر 42/88، سیشن ٹرائل نمبر 18/90 اور F. I. R. نمبر 96 مورخہ 7.4.88، پولیس اسٹیشن، رائے میں سونی پت میں ایڈیشنل جج، نامزد عدالت، روہتک کے مورخہ 4/5.6.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے ایل راٹھی، رگھورمن اور ایس بال کرشنن۔

مس اندو ملہوترا جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

یہ ایڈیشنل جج، روہتک کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے، جو کہ دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سر گرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 (مختصر طور پر T.A.D.A ایکٹ، 1987) کے تحت نامزد

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت ہے جس کے تحت اپیل کنندہ کو اس کی دفعہ 5 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھا اور اسے پانچ سال کی قید بامشقت اور 200 روپے جرمانہ ادا کرنے یا غلطی پر مزید تین ماہ کی قید بامشقت سزا سنائی گئی تھی۔

اپیل کنندہ کو سب انسپکٹر روہتاس سنگھ اور ہیڈ کانسٹیبل رام کرشن نے 7 اپریل 1988 کو ریاست ہریانہ میں جی ٹی روڈ پر ہلٹن فیکٹری کے قریب شک کی بنا پر گرفتار کیا تھا۔ ویکس پیپر کے لفافے میں جو اپیل کنندہ لے جا رہا تھا وہ پایا گیا۔ 12 اس کے پاس دیسی ساختہ پستول تھی جس کے لیے اس کے پاس کوئی لائسنس یا اجازت نامہ نہیں تھا۔ ضروری رسمی کارروائیوں کے بعد، 26 اپریل 1988 کو ضلع مجسٹریٹ، سونی پت کی طرف سے آرمز ایکٹ 1959 کی دفعہ 25 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف مقدمہ چلانے کی منظوری جاری کی گئی۔ 7 دسمبر کو۔ 1989, جوڈیشل مجسٹریٹ، فرسٹ کلاس، سونی پت، جس کے سامنے اپیل کنندہ پر مذکورہ جرم کے لیے مقدمہ چلایا جا رہا تھا، نے درج ذیل حکم جاری کیا:

"ریاست کی طرف سے اے۔ پی۔ پی (اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر) پیش۔

ملزم ضمانت پر ہے۔

اس مرحلے پر میرے نوٹس میں آیا ہے کہ اس کیس کی سماعت دہشت گردی اور خلل ڈالنے والی سرگرمیاں (انسداد) ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت فاضل نامزد عدالت کے ذریعے کی جانی چاہیے تھی۔ نتیجتاً، یہ مقدمہ فاضل نامزد عدالت (شری بی آر گپتا فاضل ایڈیشنل سیشن جج)، سونی پت کو بھیجا جاتا ہے۔ ملزم کو آج ہی دوپہر 12.00 پر اس عدالت میں پیش ہونے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ ہر لحاظ سے مکمل کی گئی فائل فوری طور پر بھیجی جائے۔

دستخط/-J.M.I.C. سونی پت

سنا دیا گیا

".7.12.1989

اس کے بعد اپیل کنندہ پر مذکورہ ایڈیشنل جج نے T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت مقدمہ چلایا۔ اپیل کے تحت فیصلے میں نوٹ کیا گیا کہ اپیل کنندہ پر 18 دسمبر 1989 کو مذکورہ ایڈیشنل جج نے ایکٹ 1987 کی دفعہ 5 کے تحت قابل سزا جرم کا الزام عائد کیا تھا، جس پر اپیل کنندہ نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی تھی۔ شواہد کے سامنے آنے پر، مذکورہ ایڈیشنل جج نے پایا کہ استغاثہ نے

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزار کے سامنے جرم کو معقول شک سے بالاتر گھر لایا تھا۔اس کے مطابق،اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا گیااور جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تھاسزا سنائی گئی۔

اپیل کنندہ نے اپنی اپیل کی بنیاد پر، دیگر باتوں کے ساتھ، یہ عرضی دائر کی ہے کہ استغاثہ نے خود اس کے خلاف مقدمے کو فرد جرم عائد کرنے اور ایکٹ 1987 کے تحت آگے بڑھنے کے لیے موزوں مقدمہ نہیں سمجھا تھااور اس لیے یہ مناسب نہیں تھا کہ اس کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور اس کے تحت اسے مجرم قرار دیا جائے۔پولیس اسٹیشن رائے کے سب انسپکٹر کھمجن سنگھ کی طرف سے دائر کاؤنٹر میں، جواب میں یہ پیش کیا گیاہے کہ استغاثہ نے اسے T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف فرد جرم عائد کرنے اور آگے بڑھنے کے لیے ایک مناسب مقدمہ سمجھا تھااور اس نے اسکالر مجسٹریٹ سے درخواست کی تھی کہ وہ کیس کو مقدمے کی سماعت کے لیے نامزد عدالت میں منتقل کرے۔

یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ 18 نومبر 1987 کے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی توضیعات کو پوری ریاست ہریانہ تک بڑھادیا گیا تھا۔

اس عدالت نے جلوبا بنام ریاست ہریانہ، [1989] ایس سی ضمنی 197 II کے فیصلے میں اس عرض پر غور کیا کہ نامزد عدالت کو اپیل کنندہ جلوبا پر مقدمہ چلانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا کیونکہ اس پر T.A.D.A ایکٹ، 1985 کے تحت کوئی جرم کرنے کا الزام نہیں لگایا گیا تھا۔اس پر آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔اس عدالت نے T.A.D.A ایکٹ، 1985 (T.A.D.A ایکٹ، 1987 کے دفعات 5 اور 11 کے مساوی) کے دفعات 6 اور 9 کو نوٹ کرتے ہوئے جمع کرانے کو مسترد کر دیا۔دفعہ 6 میں کہا گیا ہے کہ اگر ریاستی حکومت کی طرف سے T.A.D.A ایکٹ 1987 کے تحت مطلع کردہ کسی بھی علاقے میں، کسی شخص نے آرمز ایکٹ کے تحت بنائے گئے کسی توضیعات یا اصول کی خلاف ورزی کی ہے، تو وہ دفعہ میں فراہم کردہ بڑھتی ہوئی سزا کا جوابدہ ہے۔T.A.D.A ایکٹ، 1985 کی دفعہ 9 میں کہا گیا ہے کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں کسی بھی چیز کے باوجود، اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے اصول کے تحت قابل سزا ہر جرم کی سماعت صرف اس نامزد عدالت کے ذریعے کی جاسکتی ہے جس کے مقامی دائرہ اختیار میں یہ عمل انجام دیا گیا تھا۔لہذا، اس کے بعد یہ ہوا کہ اگرچہ اپیل کنندہ کی طرف سے کیا گیا جرم آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 کی خلاف ورزی تھی، لیکن ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن اور T.A.D.A ایکٹ،

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1985 کی دفعہ 6 کے عمل کی وجہ سے یہ خصوصی طور پر نامزد عدالت کے ذریعے قابل سماعت بن گیا۔ لہذا، اپیل گزار کے لیے یہ دعوی کرنا بے سود تھا کہ نامزد عدالت کے پاس اس جرم کے لیے اس پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار نہیں تھا جس کے لیے اس پر الزام عائد کیا گیا تھا۔

جلوبا کے معاملے میں فیصلے کے اختیار پر یہ فیصلہ ہونا ضروری ہے کہ ہمارے سامنے اپیل کنندہ پر نامزد عدالت نے T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی توضیعات کے تحت صحیح طریقے سے مقدمہ چلایا تھا۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا کہ، کسی بھی صورت میں، T.A.D.A ایکٹ کی دفعہ 5 کی توضیعات اپیل کنندہ پر لاگو نہیں ہوتیں۔ ان توضیعات کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جہاں "کسی بھی شخص کے پاس کوئی بھی اسلحہ اور گولہ بارود موجود ہو جس کی وضاحت آرمز قواعد، 1962 کے شیڈول I کے زمرہ III (a) میں غیر مجاز طور پر کسی مطلع شدہ علاقے میں کی گئی ہو۔" آرمز قواعد کے شیڈول I کا زمرہ III (a) اس طرح پڑھتا ہے:

III۔ وہ آتشیں اسلحہ جات جو زمرہ I، II اور IV میں شامل نہیں، یعنی...	وہ گولہ بارود جو زمرہ I، II اور IV میں شامل آتشیں اسلحہ جات کے علاوہ دیگر اسلحہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی:
(a) ریوالور اور پستول	زمرہ III (الف) کے آتشیں اسلحہ کے لیے گولہ بارود۔

"اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ اپیل کنندہ کے پاس دیسی ساختہ پستول پائی گئی اور اس نے پیش کیا کہ دیسی ساختہ پستول مذکورہ زمرہ III (a) کے دائرے سے باہر ہے۔ یہ زمرہ "ریوالور اور پستول" کے وسیع تر لحاظ سے بولتا ہے اور اس سے ملکی ساختہ ریوالور یا پستول کو خارج کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

اس کے بعد یہ دلیل دی گئی، اور، ہمارے خیال میں، ٹھوس طور پر، کہ T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 صرف اس صورت میں لاگو ہوتی ہے جب کسی شخص کے پاس "اسلحہ اور گولہ بارود" ہوتا ہے اور یہ کہ اپیل کنندہ، جب کہ اس کے پاس دیسی ساختہ پستول پایا گیا تھا، اس کے پاس سے کوئی گولہ بارود نہیں ملا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ دفعہ 5 میں "اسلحہ اور گولہ بارود" کے الفاظ کو مل کر پڑھا جانا چاہیے۔ یہ محض درست گرائمر کا معاملہ نہیں ہے بلکہ T.A.D.A ایکٹ، 1987 کے مقصد کو بھی برقرار رکھتا ہے۔ ایک شخص جس کے پاس آتشیں اسلحہ اور گولہ بارود دونوں ہیں وہ دہشت گردی اور خلل

Basharat Saleem
2025.06.27 13:56
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈالنے والی سرگرمیوں کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن وہ نہیں جس کے پاس آتشیں اسلحہ ہو لیکن اس کے لیے گولہ بارود نہ ہو یا اس کے برعکس۔ لہذا، ہمارا خیال ہے کہ T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 5 کی توضیعات کا اطلاق اپیل کنندہ پر نہیں ہو سکتا تھا۔

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اپیل کنندہ کو لازمی طور پر بری کر دیا جانا چاہیے تھا۔ T.A.D.A ایکٹ، 1987 کی دفعہ 12 نامزد عدالت کو کسی دوسرے قانون کے تحت کسی شخص کو مجرم قرار دینے کا اختیار دیتی ہے اگر وہ اس ایکٹ کے تحت مقدمے کی سماعت کے دوران اس کا مجرم پایا جاتا ہے اور اسے مناسب سزا دی جا سکتی ہے۔

یہ پیش کیا گیا کہ اپیل کنندہ کے خلاف شواہد سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ آرمز ایکٹ کی دفعہ 25 (1B)(a) کے تحت جرم کا مجرم تھا، یعنی اس کے قبضے میں غیر لائسنس یافتہ آتشیں اسلحہ رکھنے کا۔ ہم نے شواہد کی جانچ پڑتال کی ہے اور نامزد عدالت کے اس نتیجے پر سوال اٹھانے کی کوئی وجہ نہیں ملی ہے کہ اپیل کنندہ اتنا مجرم تھا۔ یہ کہ جس ثبوت پر انحصار کیا گیا وہ دو پولیس اہلکاروں کا تھا، حقیقت میں اس کی ساکھ کے بارے میں شک کو جنم نہیں دیتا ہے۔ ریکارڈ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ پولیس اہلکار اپیل کنندہ کے مخالف تھے اور ان کے شواہد جرح میں ہلے نہیں تھے۔ یہ کہ نجی فریق جسے استغاثہ نے گواہ کے طور پر بلایا تھا اس نے اس کی حمایت نہیں کی، حالات میں، اس نتیجے پر نہیں پہنچتا کہ اپیل کنندہ بے قصور تھا۔

آرمز ایکٹ کی دفعہ 25(1B)(a) کے تحت کسی جرم کا مجرم ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ کو ایک مدت کے لیے قید کی سزا دی جا سکتی ہے جو ایک سال سے کم نہیں ہو گی لیکن جس کی مدت تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی جوابدہ ہے۔ مقدمے کے حالات میں، ہم سمجھتے ہیں کہ اپیل کنندہ کو ایک سال کی مدت کے لیے قید بامشقت اور 200 روپے کا جرمانہ ادا کرنا چاہیے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت مذکورہ بالا شرائط میں دی گئی ہے۔ اپیل کنندہ پہلے ہی 200 روپے کا جرمانہ ادا کر چکا ہے اور اس پر عائد قید کی سزا کا ایک حصہ پورا کر چکا ہے۔ وہ اس وقت ضمانت پر ہے۔ ضمانت اب منسوخ کی جاتی ہے اور اپیل کنندہ باقی ماندہ قید کی سزا بھگتنے کے لیے خود کو عدالت کے حوالے کرے گا۔

اپیل منظور کی گئی۔